۱۳۹واں باب

بدلتے ہوئے حالات میں یہود سے آخری خطاب

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰن [آیات ۶۴ تا ۱۲۰]

۳۲۲	تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ
۳۳۱	یہود نے رسولِ عربی محمد ﷺ کو پہچاننے کے بعد اُن کا انکار کیا

۱۳۹واں باب

بدلتے ہوئے حالات میں یہود سے آخری خطاب

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیات ۶۴ تا ۱۲۰

تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ

یہ ساتویں تا بارہویں رکوعات پر مشتمل خطبہ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کا ایک حصہ ہے جس کے مضمون پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگِ بدر کے بعد نازل ہوا ہے۔ بعض مفسرین نے گمان کیا ہے کہ یہ حصہ بھی وفدِ نجران کے موقع پر اترنے والے خطبے کا ہی حصہ ہے، تاہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ خطاب یہود سے ہے اور یہود سے اس خطاب میں فہمایش کا انداز بڑا نمایاں ہے جب کہ بنو قینقاع کے اخراج کے بعد کا انداز نہیں معلوم ہوتا ہے اور اس میں بنو قینقاع کا کوئی حوالہ بھی نہیں ہے۔ اگرچہ اس حصے کی پہلی آیت یہ تاثر ضرور دیتی ہے کہ یہ جملہ وفدِ نجران سے کہا گیا ہوگا، ضرور کہا گیا ہوگا مگر یہود سے تو یہ بات پڑوسی اور معاہدہ ہونے کے ناطے یقیناً پہلے بھی کہی گئی ہوگی۔ مزید برآں یہ آیہ مبارکہ (قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ.........) نبی ﷺ نے سنہ ۷ ہجری میں ہرقل کو لکھے جانے والے خط میں تحریر کی تھی، اگر یہ آیہ ۹ ہجری میں وفد نجران کے موقع پر نازل ہوئی تھی تو دو برس قبل کیوں کر تحریر کی جاسکتی؟ یقیناً یہ بادشاہوں کو سنہ ۷ ہجری میں لکھے جانے والے خطوط سے قبل نازل ہوئی۔

کہا جارہا ہے کہ آؤ ایک ایسی بات پر کیوں نہ اتفاق کرلیں جس پر ہم بھی ایمان لائے ہیں اور تم بھی جس کی تصدیق سے انکار نہیں کرسکتے۔ تمھاری کتب تورات اور انجیل بھی یہی تعلیم دیتی ہیں۔ ذرا غور کرو ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ آیت ۷۲ پر غور کریں تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ خطاب یہود ہی سے ہے، یہ خطاب وفدِ نجران سے ہرگز نہیں بلکہ یہود سے ہے۔ یہود عوام میں کنفیوژن پیدا کرنے کے لیے ایسا کرتے کہ صبح ایمان کی طرف بظاہر پیش قدمی ظاہر کرتے تاکہ انصار کے درمیان جو نئے نئے اسلام لائے تھے اپنے اسلام پر اعتماد کا اظہار کریں، لیکن شام کو اُنھیں یہ پٹی پڑھاتے کہ ہم تو بہت خلوص سے محمد [ﷺ] کی طرف بڑھنے کو تیار تھے مگر وہاں تو (نعوذ باللہ) معاملات ٹھیک نہیں ہیں۔ یہ مضمون بتا رہا ہے کہ یہ معاملہ پہلے برس ہی کا ہو

سکتا ہے کیوں کہ بدر کے بعد تو نو مسلموں کے ایمان میں بڑی پختگی آ گئی تھی، بڑی تربیت ہو گئی تھی۔ مزید یہ کہ بدر کے فوراً بعد بنو قینقاع کے نکالے جانے نے یہود کی ہوا اکھاڑ دی تھی۔ اب یہود اپنے آپ کو سنبھالنے اور رسول اللہؐ کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے اور قریش سے مل کر کچھ کرنے کے خواب دیکھنے کے علاوہ کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

اگلی آیہ مبارکہ یہودیوں کی ایک تاریخی ناانصافی اور قومی کردار کی بے اعتدالی پر سے پردہ اُٹھاتی ہے وہ یہ کہ اِن کے انصاف اور عدل کے پیمانے یہودیوں کے درمیان تو کوئی قابلِ عمل حقیقت رکھتے تھے لیکن تمام غیر بنی اسرائیلیوں کے ساتھ بد دیانتی کرنا نیکی کا کام جانا جاتا ہے، کردار کا یہ سازشی دور خا پن اِن کی جبلت میں سرائیت کر گیا ہے۔ یہ کام اِن کے علماء نے نہ صرف زبانی کلامی کیا بلکہ الہامی کتابوں میں اس بد دیانتی کی تعلیم کو ڈال کر گویا اللہ کی جانب سے بد دیانتی کا حکم ثابت کر کے اس پر عمل کرنے پر عوام کو مائل کیا۔ سبحان اللہ تعالیٰ عما یصفون۔

یہود اور دیگر اہلِ کتاب کا ایک بڑا ظلم یہ رہا ہے کہ اپنے ذاتی اور گروہی مفادات کی خاطر اللہ کے کلام کو پڑھتے ہوئے کسی خاص لفظ یا جملے کو، جو اُن کے مفادات یا اُن کے خود ساختہ نظریات کے خلاف بات کو بیان کرتا ہو، کسی نئے تلفظ سے یا پڑھنے کے انداز سے بالکل متضاد معانی اُس میں سے نکال کر دکھا دیتے ہیں۔ یہ فن کاری یہود کو حاصل تھی جس کا قرآن ذکر کر رہا ہے، مگر اُس وقت وہ لوگ اپنی کتاب کی کس آیت میں کیا تبدیلی کر کے یہ فن کاری کرتے تھے ہمارے سامنے نہیں، مگر ہمارے مسلمان صاحبانِ فن، قرآن مجید کی آیات کو اپنی زبان کی گردش سے کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں، اس کی نظیریں ہمیں یہود کے کرتبوں پر یقین دلاتی ہیں۔ قرآن کو ماننے والے اہلِ کتاب کی ایک آیت کے ساتھ زبان کو اُلٹنے پلٹنے کا کمال دیکھیے کہ جو نبی کی بشریّت کے منکر ہیں آیت قُلۡ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ میں اِنَّمَا کو اِنَّ مَا پڑھتے ہیں اور اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ "اے نبی! کہہ دو کہ تحقیق نہیں ہوں میں بشر تم جیسا"۔ یہ ہے اِن حضرات کا کمال کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ: اُن کے مونہوں سے نکلنے والی من گھڑت کو تم سمجھو کہ وہ کتابِ الٰہی کا حصّہ ہے، حالانکہ وہ کتاب کا حصّہ نہیں ہے، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے، حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتا، وہ دیدہ دانستہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ
بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا
نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَآ
اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰٓاَنْتُمْ
هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ
وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ
لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ
بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ
يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ
مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
﴿۷۰﴾

کہیے کہ اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائے۔ اگر وہ اس قرارداد کو قبول کرنے سے کترائیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو مسلم ہیں ○ اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں حجت کرتے ہو؟ ارے، کیا تم اتنی بھی عقل نہیں پاتے کہ تورات اور انجیل تو نہیں نازل ہوئیں مگر ابراہیمؑ کے بعد! تم لوگوں کو جن امور کا کچھ علم تھا اُن پر تو حجت کر چکے، اب اُن امور پر کیوں حجت کرنے چلے ہو جن کا تمھیں کوئی علم نہیں، اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے ○ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ عیسائی، بلکہ وہ تو ایک یکسو مسلم تھے اور وہ ہرگز مشرکین میں سے بھی نہیں تھے ○ بے شک ابراہیمؑ کے ساتھ نسبت کے سب سے زیادہ حق دار وہ ہیں جنھوں نے اُس کی پیروی کی، پھر یہ نبیؐ ہے اور وہ جو اُس پر ایمان لائے ہیں، اور اللہ اُن کا حامی و مددگار ہے جو ایمان والے ہیں ○ اہل کتاب کا ایک گروہ آرزومند ہے کہ کاش کسی طور وہ تمھیں بھٹکا دے، حالانکہ وہ اپنے علاوہ کسی کو گمراہ نہیں کر رہے ہیں مگر اس کا شعور نہیں رکھتے ○ اے اہل کتاب! کیوں اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو، جب کہ تم اُن پر گواہ ہو! ○

اے نبیؐ! آپ کہیے کہ اے اہل کتاب ! آؤ کیوں نہ ہم ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمھارے درمیان مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت و بندگی نہ کریں، اُس کے ساتھ ذات وصفات و حقوق میں کسی بھی چیز کو خواہ وہ لکڑی یا پتھر کی بنی ہو یا کوئی زندہ و مردہ ہستی، نبی ہو یا کوئی راہب اور علماء یا ہمارا نفس اور خواہشات شریک نہ ٹھہرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائے۔................اگر وہ اس قرارداد کو قبول کرنے سے کترائیں تو صاف کہہ دو کہ خوب جان لو اور گواہ رہو کہ ہم تو صرف ایک ہی اللہ کی عبادت و اطاعت کرنے والے مسلم ہیں۔ اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے یہودیت یا نصرانیت پر قایم ہونے کے بارے میں ہم سے کیوں مباحثہ، بے تکی دلیل بازی اور کٹ حجتی کرتے ہو؟ ارے، کیا تم اتنی بھی عقل کی بات ہضم نہیں کر پاتے کہ تورات اور انجیل تو نہیں نازل ہوئیں مگر ابراہیمؑ کی موت کے بعد! کیا بات تمھاری ہے! تم لوگوں کو تورات و انجیل میں مذکور جن امور کا کچھ علم تھا، اُن پر تو خوب جھگڑا اور حجت بازی کر چکے، اب اُن امور پر کیوں ہاتھ صاف کرنے اور حجت کرنے چلے ہو جن کے علم کا تمھارے پاس کوئی ذریعہ نہیں، اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔

اے اہلِ کتاب سنو، ابراہیم نہ یہودی تھا نہ عیسائی، بلکہ وہ تو توحیدِ خالص پر قایم ایک یکسو مسلم تھا اور وہ ہرگز مشرکین کی مانند، تمھاری طرح شرک کرنے والوں میں سے بھی نہ تھا۔ ابراہیمؑ کے ساتھ نسبت کے سب سے زیادہ حق دار وہ ہیں جنھوں نے اُس کی زندگی میں اور اُس کے گزرنے کے بعد اُس کی تعلیمات کی پیروی کی، پھر تمھارے درمیان دینِ ابراہیمی کی تجدید کا علم بردار یہ نبیؐ ہے اور انصار و مہاجرین اور وہ تمام جو اُس پر ایمان لائے ہیں، اور جان لو کہ حق و باطل کی کشمکش میں اللہ صرف اُنھی کا حامی و مددگار ہے جو ایمان والے ہیں۔ اے مسلمانو! اہل کتاب کے علماء کا ایک گروہ آرزومند ہے کہ کاش کسی طور وہ تمھیں سیدھی راہ سے بھٹکا دے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنے علاوہ کسی کو گمراہ نہیں کر رہے ہیں مگر معاملے کی اس تلخ حقیقت کا شعور نہیں رکھتے۔ اے اہل کتاب! کیوں اللہ کی ایسی آیات کا انکار کرتے ہو، جو اُس کے نبی کی سیرت و کمالات، قرآن کے دلائل اور اُس کی عاجز بیانی سے یوں عیاں ہیں کہ تم اکثر اپنے دلوں میں اور کبھی اپنی زبان سے اپنی محفلوں میں برملا خود اُن کی صداقت پر گواہ ہوتے ہو

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ
الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَ
اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَقَالَتۡ طَّآئِفَةٌ
مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اٰمِنُوۡا بِالَّذِىۡۤ
اُنۡزِلَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ
وَ اكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ۚ
﴿۷۲﴾ وَ لَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ
دِيۡنَكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ
اَنۡ يُّؤۡتٰٓى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ اَوۡ
يُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ
الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ
وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۚ﴿۷۳﴾ يَّخۡتَصُّ
بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو
الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۴﴾ وَ مِنۡ اَهۡلِ
الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ
اِلَيۡكَ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ
بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ اِلَّا مَا دُمۡتَ
عَلَيۡهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَيۡسَ
عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ ۚ وَ يَقُوۡلُوۡنَ
عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَ هُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ
﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَ اتَّقٰى
فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۷۶﴾

اے اہل کتاب ! کیوں حق و باطل کو خلط ملط کرتے ہو اور حق کو جاننے کے باوجود چھپاتے ہو؟ ○ ۱۷ع اور اہل کتاب کا ایک گروہ یوں تلقین کرتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان، جو چیز نازل کی گئی ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کردو، شاید کہ یہ لوگ بھی پلٹ آئیں ○ اپنے مسلک والے کے علاوہ کسی کی بات کا یقین نہ کرو [اے نبی! ان سے کہو کہ اصل ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے] کہیں ایسا نہ ہو کہ وہی جو تمھیں دی گئی تھی کسی اور کو دے دی جائے، یا یہ کہ مبادا ان کو تمھارے رب کے سامنے پیش کرنے کے لیے حجت مل جائے۔ ان کو بتاؤ کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ جس کو چاہتا عطا فرماتا ہے۔ وہ بڑی وسعت والا ہے اور سب کچھ جانتا ہے ○ اپنی رحمت کے لیے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تو بڑے فضل والا ہے ○ اور اہل کتاب میں کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کو مال و دولت کے ایک ڈھیر کا بھی امین بنادو تو وہ تمھارا مال تمھیں ادا کر دے گا، اور کسی کا یہ عالم ہے کہ اگر تم ایک دینار کے معاملہ میں بھی اس پر اعتماد کر بیٹھو تو ہر گز واپس نہ کرے جب تک تم ان کے سر پر سوار نہ ہو جاؤ۔ اس کا سبب ان کا یہ کہنا ہے کہ جاہلوں کے ساتھ کچھ کرنے پر ہم سے کوئی سوال نہیں ہو گا، یہ جانتے بوجھتے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ○ کیوں نہیں، جو لوگ بھی اپنے عہد کو پورا کریں گے اور اللہ سے ڈر کر برائیوں سے بچیں گے تو اللہ یقیناً ایسے متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے ○

اے اہل کتاب! کیوں حق و باطل کو خلط ملط کرتے ہو اور حق بات کو جاننے کے باوجود چھپاتے ہو؟ ۶۷ اے ایمان والو، تمھارے ایمان کی بنیادوں کو ہلانے کے لیے اہل کتاب کا ایک گروہ [علمائے یہود] اپنے چیلوں کو یوں تلقین کرتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اِس نبیؐ پر، جو چیز نازل کی گئی ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کر دو اور شام کو ایمان لا کر صبح انکار کر دو، شاید کہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہو کر یہ لوگ بھی اپنے ایمان سے کفر کی جانب پلٹ آئیں۔ یہ مدینہ اور اُس کے اطراف آباد یہود آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں کہ اپنے مسلک والے [علمائے یہودیت کے پیروکاروں] کے علاوہ کسی کی بات کا ہرگز یقین نہ کرو [اے نبی! ان سے کہو کہ اصل ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے] کہیں ایسا نہ ہو کہ وہی دنیا کی فضیلت و سرفرازی جو کبھی تمھیں دی گئی تھی کسی اور کو دے دی جائے، یا یہ کہ محمدؐ کے ساتھیوں سے گفتگو کے نتیجے میں تم اپنے

مونہوں سے وہ کچھ بتا دو جس کا چھپانا ضروری ہے اور پھر مبادا اِن محمدؐ کے ماننے والوں کو روزِ قیامت تمھاری باتوں اور اقبالی بیانات کو تمھارے رب کے سامنے پیش کرنے کے لیے تمھارے خلاف مضبوط ناقابل تردید دلیل و حجت مل جائے۔ اے نبیؐ! اِن کچّی باتیں بنانے والے یہود کو بتاؤ کہ، جس فضل و شرف کے چھن جانے سے خوف زدہ ہو، وہ تو صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے کہ جس کو چاہتا عطا فرماتا ہے۔ وہ تنگ دل اور ناقدر شناس نہیں بلکہ بڑی وسعت والا ہے اور اپنی عطا کو بانٹنے کے لیے، جو جاننا چاہیے سب کچھ جانتا ہے۔ بنی اسرائیل کو چھوڑ کر باہر سے نبیؐ کے انتخاب پر ان کا غم و غصّہ ناروا ہے، اللہ اپنی رحمت کے لیے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تو بڑے فضل والا ہے۔

تمھارے درمیان اور اطراف میں آباد یہود، اہل کتاب میں کوئی تو ایسا دیانت دار ہے کہ اگر تم اس کو مال و دولت کے ایک ڈھیر کا بھی امین بنا دو تو وہ پائی پائی، تمھارا مال تمھیں ادا کر دے گا، اور کسی کی بددیانتی کا یہ عالم ہے کہ اگر تم ایک معمولی دینار کے معاملہ میں بھی اس پر اعتماد کر بیٹھو تو وہ، اُس کو بھی کھا جائے اور ہرگز واپس نہ کرے جب تک تم ان کے سر پر سوار نہ ہو جاؤ۔ ان کے اس روّیے کا سبب اِن کا یہ کہنا ہے کہ جاہلوں [غیر یہودیوں] کے ساتھ بددیانتی کرنے پر اللہ کے یہاں ہم سے کوئی سوال نہیں ہوگا، جھوٹ بولنے میں یہ کتنے جری ہیں کہ جانتے بوجھتے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ آخر کیوں ان سے بازپرس نہیں ہوگی؟ جو لوگ بھی اپنے عہد کو پورا کریں گے اور اللہ سے ڈر کر برائیوں سے بچیں گے تو جان لیا جائے کہ اللہ یقیناً ایسے متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ
اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا
يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۠
وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَ اِنَّ مِنْهُمْ
لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ
الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

جو لوگ اللہ کے ساتھ اپنے عہد اور اپنی قسموں کو حقیر قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں، قیامت کے دن اللہ نہ تو اُن سے کلام کرے گا نہ اُن کی طرف نظرِ کرم کرے گا اور نہ ہی انھیں پاک کرے گا، اور اُن کے لیے تو دردناک عذاب ہے ○ یقیناً اُن میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے زبان کو یوں پلٹتے ہیں کہ تم سمجھو کہ وہ کتابِ الٰہی کا حصّہ ہے، حالانکہ وہ کتاب کا حصّہ نہیں ہے، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتا، وہ دانستہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ○

اللہ کے اِن متقی بندوں کے برخلاف جو لوگ اللہ کے ساتھ کیے گئے اپنے عہدِ اطاعت و وفاداری اور اپنی قسموں کو دنیاوی فوائد کے لیے حقیر قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں، قیامت کے دن اللہ نہ تو اُن سے کلام کرے گا نہ اُن کی طرف نظرِ کرم کرے گا اور نہ ہی انھیں گناہوں سے پاک کرے گا، اُن کے لیے تو دردناک عذاب تیار ہے۔ یقیناً اُن میں کتاب پڑھنے، پڑھانے والے علماء کا ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے زبان کو یوں پلٹتے ہیں کہ اُن کے مونہوں سے نکلنے والی من گھڑت کو تم سمجھو کہ وہ کتابِ الٰہی کا حصّہ ہے، حالانکہ وہ کتاب کا حصّہ نہیں ہے، وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے، حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتا، وہ دیدہ دانستہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

انبیا کی امتیں، جب گم راہ ہوتی ہیں تو اپنے رب کو پوجنے کے بجائے اپنے نبیوں کو پوجنے لگ جاتی ہیں۔ اُنھیں اللہ کی طرح حیّ و قیوم ماننے لگتی ہیں، اُن کے خیال میں وہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، اُن کی دعائیں سنتے ہیں۔ یہ کام یہود نے کیا تھا اور یہی کام عیسائیوں نے کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایک جامع تردید فرمارہے ہیں۔

آنے والی آیہ میں ایک اور بات غور کرنے کی یہ ہے کہ سابق انبیاء کے ماننے والے اہلِ کتاب کو اللہ یہودی یا نصرانی نہیں کہہ رہا ہے بلکہ مسلم کہہ کر پکار رہا ہے [بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ]۔ حقیقی بات یہی ہے کہ تمام نبیوں کے ماننے والے توحید پرستوں کا نام اللہ نے مسلم رکھا تھا۔ امتِ مسلمہ بھی مسلم بنائی گئی، آج فروعی اختلافات کا نام لے کر ہم نے اپنے آپ کو مختلف فرقہ وارانہ گروہوں تقسیم کیا ہوا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ٨٦

کسی انسان کی جسے اللہ نے کتاب، قوتِ فیصلہ اور نبوت عطا فرمائی ہو، یہ شان اور مجال نہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ کے بجائے اپنے بندے اور غلام بنانے کی دعوت دے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ لوگو! اللہ والے بنو، جیسا کہ اللہ کی اس کتاب کی تعلیم ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو○ اور وہ تمھیں ہر گز فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم نہیں دے گا، کیا وہ تمھیں کفر کا حکم دے گا، جب کہ تم (ایمان لا کر) مسلم ہو چکے ہو؟○ ٨٦

کسی ایسے منتخب انسان کی جسے اللہ نے کتاب، قوتِ فیصلہ اور نبوت عطا فرمائی ہو، یہ شان اور مجال نہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ کے بجائے اپنے بندے اور غلام بنانے کی دعوت دے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ لوگو! اللہ والے بنو، جیسا کہ اللہ کی اس کتاب کی تعلیم ہے جسے تم پڑھتے اور پڑھاتے ہو۔ وہ تمھیں ہر گز فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا حکم نہیں دے گا، کیا وہ اللہ کا منتخب اور مقرر کردہ نبی تمھیں کفر کا حکم دے گا، جب کہ تم (ایمان لا کر) توحید پرست مسلم ہو چکے ہو؟ ٨٦ ۔

آگے بیان کیا جا رہا ہے کہ ہر نبی سے عہد لیا گیا، کہ آنے والے نبی پر ایمان لائیں گے اور دین کے احیا (زندہ کرنے) میں اُس کی مدد کریں گے، ظاہر ہے نبی کا عہد اُس کے ماننے والوں پر بھی لازم ہے اور اُن تک منتقل ہوتا رہا ہے۔ اس عہد کی رو سے ہر نبی اپنے ماننے والوں کو ایک آنے والے نبی کی پیشین گوئی کرتا رہا، اور اُن سے یہی وعدہ لیتا رہا۔ قرآن اہلِ کتاب سے دریافت کر رہا ہے کہ کیوں تم اللہ کے عہد کو توڑ رہے ہو، محمد ﷺ کا انکار اور ان کی

مخالفت کرکے اُس بنیادی میثاق کی خلاف ورزی کررہے ہو، جس کی پابندی ہر نبی کے امتیوں پر لازمی رہی ہے۔

یہ آیہ مبارکہ ختم نبوت پر بھی دلیل ہے۔ خاتم النّبیین محمد ﷺ سے پہلے ہر نبی سے یہ عہد لیا گیا لیکن قرآن میں اور سارے ذخیرہ احادیث میں ایک بھی اشارہ ایسا نہیں ملتا کہ محمد ﷺ سے ایسا کوئی عہد لیا گیا ہو اور آپؐ نے اپنی اُمّت کو اِسے منتقل کرتے ہوئے کسی آنے والے نبی کی خبر دی ہو اس پر ایمان لانے کا حکم دیا ہو!

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ ۸۱فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	اور یاد کرو، جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جیسا کہ ہم نے تمھیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے، اب پھر کوئی رسول آئے [تمھارے پاس موجود تعلیم کی تصدیق کرتے ہوئے آئے]/[اُن پیشین گوئیوں کا مِصداق بن کر آئے جو تمھارے پاس موجود ھیں] تو تم پر لازم ہے کہ اُس پر ایمان لاؤ اور اس کی بھرپور مدد کرو۔ پوچھا، کیا تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرے ساتھ اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ تو اُنھوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں، اللہ نے کہا اچھا تو یاد رکھنا اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہ ہوں ○ اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر جائے وہی لوگ نافرمان ٹھہریں گے ○ اب کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ آسمان و زمین کی ساری چیزیں طوعاً و کرھاً اللہ ہی کے حکم کی فرماں بردار ہیں اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے ○

اور یاد کرو، جب اللہ نے نبیوں سے [ہر نبی سے اُس کے دور نبوت میں کسی منزل پر] یوں عہد لیا کہ جیسا کہ ہم نے تمھیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے، آنے والے ایام میں جب بھی ہماری جانب اگر ہمارا پھر کوئی رسول آئے [تمھارے پاس موجود تعلیم کی تصدیق کرتے ہوئے آئے]/[اُن پیشین گوئیوں کا مِصداق بن کر آئے جو تمھارے پاس موجود ھیں] تو تمھارے متبعین پر لازم ہے کہ اُس پر ایمان لاؤ اور اس کی بھرپور مدد کرو۔ یہ وضاحت کرکے اللہ نے ہر نبی سے پوچھا، کیا تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرے ساتھ

اس ایمان وامداد کی ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اپنے اپنے وقت و موقع پر اُنھوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں، یہ اقرار سُن کر اللہ نے کہا اچھا تو یاد رکھنا اور میں بھی تمھارے ساتھ اس قرار داد پر گواہ ہوں، اس کے بعد کسی نبی کے متبعین لوگوں میں سے جو بھی اپنے عہد سے پھر جائے وہی لوگ نافرمان ٹھہریں گے۔ اب جب کہ اہلِ کتاب کے سامنے اُن کی کتابوں کی تصدیق کرتا اور اُن میں مندرج پیشین گوئیوں کا مصداق اللہ کا رسول محمدؐ بن عبداللہ، اللہ کے دین کی طرف بلا رہا ہے تو کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ آسمان و زمین کی ساری چیزیں طوعاً و کرھاً اللہ ہی کے حکم کی فرماں بردار ہیں اور اسی ایک اللہ کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

یہود نے رسولِ عربی محمد ﷺ کو پہچاننے کے بعد اُن کا انکار کیا

آنے والی آیہ مبارکہ میں اندازِ کلام تھوڑا سا تبدیل ہو رہا ہے، اس سلسلہ کلام میں ابھی تک مخاطب براہِ راست پروردگار خود تھا، اب اللہ اپنے نبی کی زبان سے اُس فرق کو واضح کر رہا ہے جو ایک اللہ کو ماننے والی جماعت اور ایک نفس کی بندی، راہ گم کردہ غولِ بیابانی میں ہوتا ہے۔

اب کہا جا رہا ہے کہ اللہ ایسے انا پرست لوگوں کو کیوں کر ہدایت دے جنھوں نے رسول عربی کو پہچاننے کے بعد انکار کیا۔ آخر اِن لوگوں کی نیکیاں کیوں کر آخرت میں کوئی وزن اُٹھائیں جو دینِ اسلام کی مخالفت کرے۔

مدینے میں آج سے چودہ سو برس قبل یہود کا طرزِ عمل بالکل آج کے دور کے اسلام دشمن مسلمانوں جیسا ہے جو حکومت کے ایوانوں میں میڈیا میں، عدالتوں اور جامعات میں محض اسلام کا مذاق اُڑانے اور انکار ہی پر بس نہیں کرتے عملاً مخالفت و مزاحمت بھی کرتے اور لوگوں کو اللہ کے راستہ سے روکنے کی کوشش میں، اسلام کے اصولوں کو فرسودہ سمجھانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں شبہات پیدا کرتے اور بدگمانیاں پھیلاتے، دلوں میں وسوسے ڈالتے، اور بدترین سازشیں اور ریشہ دوانیاں کرتے ہیں تاکہ اللہ کا دین کسی طرح کامیاب نہ ہونے پائے۔ ماشااللہ پھر بھی مسلمان رہتے ہیں۔ یہ مسلمان پاکستان اور بنگلادیش سے لے کر مصر و شام اور سعودیہ و ایران تک ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اِن 'دانشور' نادانوں کو سمجھاتے سمجھاتے عمریں گزر جاتی ہیں۔ یہود کو جو اللہ نے سرزنش کی اور اِن کو ہدایت نہ دینے کی وجہ بتائی وہی آج اِن کے کفر کا باعث ہے۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

اے نبیؐ! اِن اہلِ کتاب سے برملا کہیے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اُس سب پر جو ہم پر نازل کیا گیا ہے، اور اُس سب کو بھی مانتے ہیں جو ابراھیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ پر نازل ہوئی تھیں، اور اُس چیز پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی جانب سے دی گئی ہیں۔ ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے واسطے مسلم ہیں ○ دینِ اسلام کو چھوڑ کر جو شخص کسی اور دین کی اتباع کرے گا وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں اللہ اُن لوگوں کو کیوں کر ہدایت بخشے جنھوں نے ایمان پالینے کے بعد کفر کیا حالانکہ وہ اس بات پر قائل ہو چکے ہیں کہ یہ رسولؐ سچا ہے اور کھلی کھلی نشانیاں بھی دیکھ چکے ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیتا! ○

اے نبیؐ! اِن اہلِ کتاب سے برملا کہیے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اُس سب پر جو ہم پر نازل کیا گیا ہے، اور اُس سب کو بھی مانتے ہیں جو ابراھیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ پر نازل ہوئی تھیں، اور اُس چیز پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی جانب سے دی گئی ہیں۔ ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے واسطے مسلم [تابع دار و فرماں بردار] ہیں۔ فرماں برداری کے اس دین، دینِ اسلام کو چھوڑ کر جو شخص کسی اور دین کی اتباع کرے گا روزِ قیامت زندگی کی ساری سعی وجہد اُس سے ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور آخرت میں وہ ناکام ونامُراد ہوگا۔ اللہ اُن لوگوں کو کیوں کر ہدایت بخشے جنھوں نے اپنے نبیوں سے ہدایت و کتاب پائی، اور پھر نعمتِ ایمان پالینے کے بعد آنے والے نبی پر ایمان ونصرت کے وعدے سے پھر گئے اور اُس کا کفر وانکار کیا حالانکہ وہ اپنے دلوں میں خود اس بات پر قائل

ہو چکے ہیں کہ یہ رسولؐ سچا ہے اور یہ لوگ اس کی نبوت کی صداقت کی کھلی کھلی نشانیاں بھی دیکھ چکے ہیں۔اللہ دیدہ ودانستہ کجی کے خواہاں ظالموں کو توفیقِ ہدایت نہیں دیتا!

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ اَنَّ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَ لَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُهُمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوۡنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ هُمۡ كُفَّارٌ فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِهِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افۡتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ وَّ مَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۹۱﴾

ایسے گمراہی کے طالب ظالموں کی تو یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت رہے ○ جس میں یہ ہمیشہ پڑے رہیں، نہ ان کا عذاب ہلکا ہو گا اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی ○ البتہ وہ لوگ بچ جائیں گے جو اِس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں، یقیناً اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے ○ مگر جن لوگوں نے ایمان کے بعد کفر کیا، پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ بھی قبول نہ ہو گی، یہی لوگ گمراہ ہیں ○ بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور حالتِ کفر ہی میں مرے، اُن میں سے کوئی اگر زمین بھر سونا فدیہ میں دے تو اُسے قبول نہ کیا جائے گا۔ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب تیار ہے اور وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔○۹۱

ایسے گمراہی کے طالب ظالموں کی تو یہی مناسب سزا ہے کہ ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت رہے، جس میں یہ ہمیشہ پڑے رہیں، نہ ان کا عذاب ہلکا ہو گا اور نہ انھیں دورانِ عذاب سانس لینے کی کوئی مہلت دی جائے گی۔ البتہ وہ لوگ بچ جائیں گے جو ظلم کی اِس روش کے بعد مرنے سے قبل توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں، اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ مگر جن لوگوں نے ایمان قبول کرنے کے بعد کفر کیا، پھر دینِ اسلام کی مخالفت اور کفر کی حمایت میں تادمِ آخر بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ بھی قبول نہ ہو گی، یہی لوگ اصلی اور پکے گمراہ ہیں۔بلاشبہ جن لوگوں نے دینِ اسلام کا کفر کیا اور حالتِ کفر ہی میں مرے، اُن میں سے

کوئی اگر سزا سے بچنے کے لیے زمین بھر سونا فدیہ میں دے تو اُسے قبول نہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے آخرت کا ہمیشہ مسلط رہنے والا دردناک عذاب تیار ہے اور وہاں وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ ۹۱

اگلی آیہ مبارکہ ،قرآن مجید کی مشہور آیات میں سے ایک ہے، یہاں دنیا پرست یہود علماء کے سارے تقوے کے پندار کو ایک بے کار شئے قرار دیا گیا ہے، کہا جا رہا ہے کہ نیک انسان ظاہری وضع قطع اور تمھارے بنائے ہوئے تصور کا انسان نہیں ہوتا، تم نیکی کی حقیقت کو پا ہی نہیں سکتے جب تک کہ تم اُس مال کو خرچ نہ کر دو جو تمھیں محبوب ہے۔ اللہ کی محبت اور مال کی محبت دو چیزیں ایک ساتھ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں۔ یہ ایک سادہ سا اصول ہے جس پر آج بھی ہر قرآن پڑھنے والا خود اپنا محاسبہ کر سکتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ دوسروں کو اِس پر ناپنا شروع کرے۔

یہود بجائے اس کے کہ توحید کی دعوت پر لبّیک کہتے، اپنے شرکیہ عقائد اور اللہ کے ساتھ اپنے نقضِ عہد پر شرمندہ ہوتے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اللہ کے رسولؐ کا ساتھ دیتے، فقہی مسائل پر اُلجھنے لگے کہ تمھارے یہاں یہ چیز کیوں حلال ہے اور یہ کیوں حرام ہے، یہود کی طرح کا ذہن رکھنے والے آج بھی دین کی دعوت و تبلیغ کے مقابلے میں ایسی ہی باتیں کرتے ہیں۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾ کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِہٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىۃُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىۃِ فَاتۡلُوۡہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿ؔ۹۴﴾ قُلۡ صَدَقَ اللّٰہُ ۟ فَاتَّبِعُوۡا

تم نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ ان چیزوں کو نہ خرچ کرو جو تمھاری پسندیدہ ہیں، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو اللہ اُس سے بخوبی واقف ہے۔ کھانے کی تمام اشیا بنی اسرئیل کے لیے حلال ہی تھیں، مگر سوائے اُن چیزوں کے، جنھیں تورات کے نازل کیے جانے سے پہلے اسرائیلؑ نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ اُن سے کہو، کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ اور پڑھ کر سناؤ ○ اِس کے بعد بھی جو لوگ یہ جھوٹ اللہ پر تھوپتے رہیں وہی درحقیقت ظالم ہیں ○ کہو، اللہ نے سچ فرمایا

مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۵﴾

ہے، تم سب یک سو بندے ابراہیمؑ کی پیروی کرو، ابراہیمؑ تو مشرکوں میں سے نہ تھا۔ ○

تم نیکی کے معیارِ مطلوب کو نہیں پا سکتے جب تک کہ ان چیزوں کو نہ خرچ کرو جو تمھاری پسندیدہ ہیں، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو اللہ اُس خرچ کیے جانے والے مال اور اِس خرچ کی پشت پر تمھاری نیت و مقاصد اور ایثار یا ریاکاری سے بخوبی واقف ہے۔ یہود کا یہ اعتراض کہ اگر محمدؐ تورات کی تصدیق کرتے ہیں تو وہ اُن چیزوں کو حلال کیوں جانتے ہیں جن کو ہم حرام مانتے ہیں، تو سنو کہ کھانے کی یہ تمام اشیا جو آج مسلمانوں کے لیے حلال ہیں، بنی اسرائیل کے لیے بھی اسی طور حلال ہی تھیں، مگر سِوائے اُن چند چیزوں کے، جنھیں تورات کے نازل کیے جانے سے پہلے اسرائیل علیہ السلام نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ اُن سے کہو، کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ اور پڑھ کر سناؤ اور دکھاؤ اِن چیزوں کو کہاں حرام لکھا ہے؟ اِس وضاحت کے بعد بھی جو لوگ حلال چیزوں کی حرمت کا یہ جھوٹ اللہ پر ٹھوکتے رہیں وہی درحقیقت ظالم ہیں۔ کہو، اللہ نے جو کچھ فرمایا ہے سچ فرمایا ہے، تم سب اللہ کے یک سو بندے ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو، ابراہیمؑ تو اہلِ کتاب کی مانند ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اگلی آیت میں یہود کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ تم نے بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کو قبلہ کیوں بنایا، جواب دیا جا رہا ہے کہ عرب کی تاریخ اور خود تمھاری مذہبی تاریخ گواہ ہے کہ کعبہ ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، اور وہ حضرت موسیٰؑ سے آٹھ نو سو برس پہلے گزرے ہیں۔ اور ابراہیم علیہ السلام اپنے مرتبے میں بلا کسی اختلافِ رائے کے انبیاء میں محترم ہیں، لہٰذا کعبہ کی اوّلیت و مرکزیت میں کسی بحث کی گنجایش ہی نہیں ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۚ‏ ﴿۹۶﴾ فِيۡهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

بے شک پہلا گھر، جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوا، وہی ہے جو مکّہ میں ہے۔ تمام جہان والوں کے لیے برکت اور ہدایت ہے ○ اس میں واضح نشانیاں ہیں اور ابراہیمؑ کا مقامِ عبادت ہے، جو اس میں داخل ہو گیا امن وامان پا گیا۔ جو لوگ اس گھر تک پہنچنے کی طاقت و وسعت رکھتے ہوں اُن پر اللہ کا یہ حق ہے

غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَ
اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ
اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ
اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ
فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
﴿۱۰۱﴾

کہ وہ اس کا حج کریں، اور جو انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تو تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے ○ کہو، اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی نشانیوں کو ماننے سے انکار کرتے ہو؟ یاد رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ پر سب عیاں ہے ○ کہو، اے اہل کتاب! تم کیوں ایمان لانے والے کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو اور چاہتے ہو کہ وہ غلط راہ چلے حالانکہ تم خود گواہ ہو۔ اللہ تمھاری حرکتوں سے غافل نہیں ہے ○ اے ایمان والو، اگر تم نے ان اہل کتاب میں سے کسی گروہ کی بات مان لی تو یہ تمھیں ایمان سے دوبارہ کفر کی طرف لے جائیں گے، پھر تمھارا کفر کی جانب پلٹنا کیوں کر موزوں ہو سکتا ہے ○ جب کہ تمھارے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جا رہی ہیں تمھارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے،؟ سنو، جس نے اللہ کو مضبوطی کے ساتھ تھاما بس وہی راہِ راست پا گیا۔ ○ ۱۰۶

بے شک اللہ کی عبادت کے واسطے سب سے پہلا گھر، جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوا وہی ہے جو حجاز میں واقع شہرِ مکّہ میں ہے۔ تمام جہان والوں کے لیے برکت اور ہدایت کا منبع ہے۔ بے آب و گیاہ سنگلاخ زمیں پر، تاریخ کے مختلف ادوار میں اِس کا انسانوں کا مرجع رہنے میں، اللہ کی پسندیدگی اور شان کو ظاہر کرنے والی اس میں واضح نشانیاں ہیں اور ابراہیمؑ کا مقامِ عبادت ہے، جو اس میں داخل ہو گیا امن وامان پا گیا۔ جو لوگ اس گھر تک پہنچنے کی طاقت و وسعت رکھتے ہوں اُن پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کا حج کریں، اور جو اس حج سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تو تمام دنیا والوں کی فرماں برداری، شکر گزاری اور عبادت سے بے نیاز ہے۔ کہو، اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی اِن نشانیوں کو ماننے سے انکار کرتے ہو؟ یاد رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ پر سب عیاں

ہے۔ کہو، اے اہلِ کتاب! تم کیوں ایمان لانے والے کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو اور اُس میں عیب تلاش کرتے اور چاہتے ہو کہ وہ غلط راہ چلے حالانکہ تم خود دینِ حنیف پر اور اُس کے راہ راست ہونے پر گواہ ہو۔ اللہ تمھاری حرکتوں سے غافل نہیں ہے۔ اے ایمان والو، اگر تم نے ان اہلِ کتاب [یہود اور نصاریٰ] میں سے کسی بھی گروہ کی بات مان لی تو یہ تمھیں ایمان سے دوبارہ کفر کی طرف لے جائیں گے، پھر اللہ کو کیا منہ دکھاؤگے؟ تمھارا کفر کی جانب پلٹنا کیوں کر جائز و موزوں ہو سکتا ہے جب کہ تمھارے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جا رہی ہیں اور بڑی بات یہ کہ تمھارے درمیان آیات کو تلاوت کرنے والا اور تمھارا تزکیہ کرنے والا اللہ کا رسول بنفسِ نفیس خود موجود ہے،؟ سنو، جس نے اللہ کے دامن کو مضبوطی کے ساتھ تھاما بس وہی راہِ راست پا گیا۔ ۱۰۶

آگے روئے سخن یک سر تبدیل ہو گیا ہے، یہود کو جو سمجھانا تھا وہ سمجھا لیا گیا، یوں کہیے کہ ایک نوع کی حجت تمام کر دی۔ اب مسلمانوں سے خطاب ہے، جنھیں بنی اسرائیل کو امامتِ دنیا سے معزول کر کے زمین پر اللہ کے دین کی نمایندہ جماعت کے طور پر مبعوث کیا گیا ہے۔ بنیادی مطالبہ یہی ہے کہ یہود کی طرح دنیا پرست نہ بن جانا بلکہ نیکی کی راہ میں اللہ سے ڈرتے ہوئے آگے بڑھنا اور اللہ سے ڈرتے ہوئے پرہیز گاری کی زندگی کی مثال قایم کر دینا، اِس کا حق ادا کر دینا۔ اللہ کی رسّی اُس کا دین ہے جو محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تم تک پہنچا رہے ہیں۔ اِس کو مضبوطی سے تھامے رہنا، اس کا قیام، اس کا غلبہ تمھارا نصب العین ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اے ایمان لانے والو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر تم مسلم ہو ○ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور گروہ بندیوں میں نہ پڑو۔ اللہ کے اس فضل کو یاد رکھو جو اُس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمھارے دلوں میں الفت و محبت ڈال دی اور اس کے فضل سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ اپنی نشانیاں کھول کھول کر دکھاتا ہے شاید کہ تم ہدایت پاؤ ○

اے ایمان لانے والو، ساری زندگی، لمحہ بہ لمحہ، ہر آن اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اِس طرح امید کی جاسکتی ہے تم کو موت نہ آئے گی مگر تم اس حال میں ہوگے کہ تم فرماں بردار اللہ سے ڈر کر برائیوں سے دور رہنے والے مسلم یک سو ہو۔ تمام مسلم طبقات خواہ مہاجرین ہوں یا انصار کے اوس و خزرج، سب مل کر اللہ کی رسی [اللہ کے دین/کتابُ اللہ اور اطاعتِ رسولؐ] کو مضبوطی سے پکڑ لو اور کسی نوع کی گروہ بندیوں میں نہ پڑو۔ اللہ کے اس فضل واحسان کو یاد رکھو جو اے اہلِ مدینہ اُس نے تم پر کیا ہے۔ اے اوس و خزرج تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمھارے دلوں میں الفت و محبت ڈال دی اور اس کے فضل سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے، بس گرنے کو تیار، کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ اپنی نشانیاں کھول کھول کر دکھاتا ہے شاید کہ تم ہدایت پاؤ۔

محمد ﷺ کے ماننے والوں کو بتایا جارہا ہے کہ اللہ کے دین کے علم بردار بنا کر دُنیا کی امامت و رہ نمائی کے جس منصب سے بنی اسرائیل کو معزول کیا اور تم کو مامور کیا ہے، اس کے لیے تین امور کی یاد دہانی ضروری ہے:

⇦ ایک گروہ ضرور ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف ترغیب دے، بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔

⇦ کھلی واضح ہدایات پانے کے باوجود جنھوں نے اختلاف کیا؛ وہ لوگ سخت سزا پائیں گے۔

اُس دن جب کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ سیاہ،

⇦ سیاہ چہرے والے مسلمانوں سے کہا جائے گا کہ تم نے ایمان پانے کے باوجود کفر کیا۔

وَ لۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ يَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَ اخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ‌ؕ وَ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ‌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا

اے مسلمانو! تمھارے درمیان ایک ایسا گروہ ضرور ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف ترغیب دے، بھلائی کا حکم دے، اور برائیوں سے روکے یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا ،جنھوں نے کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے باوجود اختلاف کیا؛ یہ لوگ سخت سزا پائیں گے ○ اُس دن جب کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ سیاہ، تو جن کا منہ کالا ہوگا [اُن سے کہا جائے گا] کہ ایمان پانے کے باوجود تم نے کفر کیا؟ اچھا تو اب اِس کفر کی پاداش میں

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ
ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾

عذاب چکھو○ اور اُن لوگوں کا معاملہ جن کے چہرے روشن ہوں گے، وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے ○ اے محمدؐ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو آپ پر کامل صحت کے ساتھ تلاوت کی جا رہی ہیں۔ اللہ دنیا والوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا○ زمین و آسمان کی ساری چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور سارے معاملات اللہ ہی کے سامنے پیش ہوتے ہیں○ ع ۱۱

اے مسلمانو! تمھارے درمیان ایک ایسا محکمہ یا ایک گروہ ضرور ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف دعوت و ترغیب دے، وہ بھلائی کے کام جن کے معدوم ہو جانے سے معاشرے کا استحکام متاثر ہو، اُن کا قوتِ نافذہ کے ساتھ حکم دے، اور برائیوں سے روکے اور روزِ قیامت یہی لوگ حقیقی فلاح پانے والے ہیں۔ تم [بنو اسرائیل کی مانند] ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جنھوں نے کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے باوجود اپنی بے جانا اور دنیاوی عزت واقتدار اور چند ٹکوں کی خاطر آپس میں اختلاف کیا؛ یہ لوگ سخت سزا پائیں گے۔ اُس دن جب کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ سیاہ، تو جن کا منہ کالا ہوگا [اُن سے کہا جائے گا] کہ ایمان پانے کے باوجود تم نے کفر [تفرقہ واختلاف] کیا؟ اچھا تو اب اِس کفر کی پاداش میں عذاب چکھو۔ اور اُن لوگوں کا معاملہ جو نیکی کا حکم دینے والے، برائیوں سے روکنے والے اور اختلافات سے بچنے والے تھے..... وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے، وہ تو اللہ کی سراپا رحمت میں غوطہ زن ہوں گے اور وہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے۔ اے محمدؐ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو آپ پر کامل صحت وعمدگی [absolute precision and accuracy] کے ساتھ تلاوت کی جا رہی ہیں۔ سزا و جزا کا ایسا واضح اعلان اس لیے ہے کہ، کیوں کہ اللہ دنیا والوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ زمین و آسمان کی ساری چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور وہی سب کا مالک ہے۔ اور سارے معاملات، کار گزاریاں، جرائم، بغاوت و جاں نثاریاں، تنازعات و مقدمات سارے ہی کے سارے اللہ ہی کی عدالت میں اُس کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ ع ۱۱

پچھلی آیات اور اب آگے آنے والی آیہ ۱۱۰ کا پہلا جز، در حقیقت مسلم اُمہ کا چارٹر ہے، یہ آیات اِس قابل ہیں کہ ایک ایک مسلمان بچے کو سمجھائی جائیں اور اُس کے ذہن میں بٹھایا جائے کہ اللہ نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ ہم دنیا میں اُس کے دین کے نمائندے بن کر زندہ رہیں۔ نیکی کو پھیلائیں اور اُس کا حکم دیں اور بُرائی سے روکیں۔ آپس میں اختلافات کو ایک حد کے اندر رکھیں اور فرقے اور ٹکڑے نہ ہو جائیں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ
وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا
يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ
مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

تم وہ بہترین گروہ ہو جسے انسانوں کے لیے اُٹھایا گیا ہے۔ تم معروف کا حکم دیتے اور منکر سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے تو انہی کے لیے بہتر تھا۔ اگرچہ ان میں ایمان والے بھی پائے جاتے ہیں مگر اکثر نافرمان ہیں ○ یہ تمھیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے سوائے اذیت کے۔ اگر یہ تم سے قتال کے لیے آئیں گے تو پیٹھ موڑیں گے، پھر ان کو مدد نہ ملے گی ○ یہ جہاں بھی پائے گئے ان پر ذلت مسلط رہی، اگر کہیں جی سکے تو اللہ کے سہارے یا کہیں انسانوں کی پناہ میں۔ یہ اللہ کے غضب کا نشانہ بن گئے ہیں اور اللہ کی آیات سے کفر کرنے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے کی بنا پر اِن پر پست ہمتی اور مغلوبی مسلط کر دی گئی ہے۔ یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا صلہ ہے ○

تم وہ بہترین گروہ ہو جسے انسانوں کے لیے باطل کے مقابل اُٹھایا گیا ہے۔ تم معروف کا حکم دیتے اور منکر سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر یہ اہل کتاب [اشارہ ہے یہود کی جانب] جو اللہ، آخرت اور آسمانی کتب سے واقف تھے، محمد (ﷺ) پر آگے بڑھ کر ایمان لاتے تو انہی کے لیے بہتر تھا۔ اگرچہ ان میں ایمان والے بھی پائے جاتے ہیں مگر اکثر نافرمان ہیں۔ یہ تمھیں کوئی قابل لحاظ نقصان و ضرر نہیں پہنچا سکتے سوائے اذیت و ذہنی کوفت کے۔ اگر یہ تم سے میدانِ جنگ میں قتال کے لیے آئیں گے تو مقابلہ میں پیٹھ موڑ کر بھاگیں گے، پھر اِن

پر ایسی لاچاری ہو گی کہ حامی و دوستوں کی جانب سے ان کو کوئی مدد نہ ملے گی۔ یہ جہاں بھی پائے گئے ان پر ذلت مسلط رہی، اگر کہیں جی سکے تو یہ اور بات ہے کہ اللہ کے سہارے یا کہیں انسانوں کی پناہ میں۔ تاریخ کے تسلسل میں مسلسل اپنے کرتوتوں کے سبب اب یہ اللہ کے غضب کا نشانہ بن گئے ہیں اور اللہ کی آیات سے کفر کرنے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے کی بنا پر اِن پر پست ہمتی اور مغلوبی مسلط کر دی گئی ہے۔ یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا بڑا مناسب صلہ ہے۔

اگلی آیات ۱۱۳ تا ۱۱۸ مدینہ کے انصار اور یہود کے دیرینہ تعلقات کے حوالے سے ہیں، پہلی بات یہ کہی گئی ہے کہ سارے ہی اہلِ کتاب بہت خراب نہیں، کچھ خیر خیرات کرنے والے بھی ہیں لیکن اِن کا دینِ اسلام سے کفر فصل کو تباہ کر دینے والے اُس پالے کی مانند ہے جو نیکیوں کی فصل کو ضائع کر دیتا ہے۔ تمھاری پرانی دوستیوں کے باوجود یہ تمھارے دشمن بن گئے ہیں، اِن کو دلی دوست نہ بنانا اور ان کے ساتھ اپنے اندر کے معاملات اور خبریں شئیر نہ کرنا۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ
قَآىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ
يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَ
اُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ مَا يَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ
تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ
هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ
اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ

مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں۔ ان میں کچھ لوگ حق پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات کی تلاوت اور سجدوں میں رہتے ہیں ○ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، معروف کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سبقت کرتے ہیں۔ اور یہ نیک لوگوں میں سے ہیں ○ اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اُس کا انکار نہیں کیا جائے گا، اللہ متقیوں کو خوب پہچانتا ہے ○ مگر بلا شبہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا تو اللہ کے مقابلہ میں نہ ان کا مال کچھ کام دے گا اور نہ ہی اولاد، یہی لوگ آتشِ دوزخ کا ایندھن ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے ○ وہ اپنی اس دنیا کی زندگی میں جو کچھ خیر، خیرات کر رہے ہیں وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کی کھیتی کی مانند ہے جس پر ایک ہوا چلے جس میں پالا ہو اور وہ اُس کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔ اللہ نے

اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا
يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ ۚ قَدۡ
بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ
صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ
اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

ان پر ظلم نہیں کیا درحقیقت یہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں ○ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اپنا رازدار دوست ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ۔ وہ تمھاری خرابی سے فائدہ اٹھانے میں کسر نہیں چھوڑتے۔ یہ تمھارے لیے ہر نقصان کے خواہاں ہیں۔ تمھارے لیے ان کا بغض ان کے مونہوں سے پھوٹا پڑتا ہے اور مزید جو سینوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی شدید تر ہے۔ ہم نے تمھارے لیے اپنی تنبیہات صاف صاف بیان کر دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو ○

مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں۔ ان میں کچھ لوگ [اشارہ ہے نصاریٰ کے متقی لوگوں کی جانب] ایسے بھی ہیں جو اللہ سے کیے ہوئے عہد کے مطابق حق پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات کی تلاوت [مطالعہ] رِقّت و شعور کے ساتھ کرتے ہیں اور سجدوں میں گرے رہتے ہیں، اللہ کی حاکمیت اور قیامت کے دن کی جواب دہی پر ایمان رکھتے ہیں، معروف کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سبقت کرتے ہیں۔ یہ نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اور جو نیکی بھی یہ کریں گے اُس کے اجر کا انکار نہیں کیا جائے گا، اللہ اپنے متقی پرہیزگار بندوں کو خوب پہچانتا ہے۔ مگر بلا شبہ اِن اہلِ کتاب کے درمیان سے وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے دین کا کفر کیا تو اللہ کے مقابلہ میں نہ ان کا مال کچھ کام دے گا اور نہ ہی اولاد، یہی لوگ آتشِ دوزخ کا ایندھن ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اِن مذکورہ لوگوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اپنی اس دنیا کی زندگی میں بظاہر اللہ کی راہ میں آخرت کے لیے جو کچھ خیر، خیرات کر رہے ہیں وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کی کھیتی کی مانند ہے جس پر ایک ہوا چلے جس میں پالا ہو اور وہ اُس کھیتی کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا درحقیقت یہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اپنا رازدار دوست ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ۔ باہر کے لوگوں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ تمھاری کسی کمزوری یا خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اٹھانے میں کسر نہیں چھوڑتے۔ یہ تمھارے لیے ہر نوع کی خرابی و نقصان کے خواہاں ہیں۔ تمھارے لیے ان کے دلوں کی نفرت اور بغض ان کے مونہوں سے پھوٹا پڑتا ہے اور مزید جو سینوں میں چھپا ہے وہ اس

سے بھی شدید تر ہے۔ ہم نے تمھارے لیے اپنی تنبیہات صاف صاف بیان کر دی ہیں، اگر تم ذرا بھی عقل رکھتے ہو تو احتیاط کرو گے۔

اگلی دو آیات ۱۱۹ اور ۱۲۰ کے ساتھ آلِ عمران کا یہ خطبہ جو اغلباً جنگِ بدر کے فوراً بعد نازل ہوا ہے، ممکنہ طور پر سورہ انفال کے بعد، اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ پوری تقریر کہہ رہی ہے کہ میں یہود کے لیے اُتری ہوں، نام یہود کا یا بنی اسرائیل کا نہیں لیا گیا ہے اکثر جگہ اہلِ کتاب کہہ کر پکارا گیا ہے لیکن ایک ایک آیہ خود بول رہی ہے کہ میں یہود کا تذکرہ ہوں۔ بنو قینقاع کا کسی طور کوئی اشاروں کنایوں میں بھی ذکر نہیں اس لیے یہ تسلیم کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے کہ یہ بنو قینقاع کے اخراج کے بعد اُتری ہو گی۔

اِس خطبے کا پہلا جملہ یقیناً یہ تاثر دیتا ہے کہ یہ وفد بنو نجران کے موقع پر اُن کو ضرور سنائی گئی ہو گی، لیکن بس اُن کے سامنے تلاوت ضرور کی گئی ہو گی کہ دین اُن کی سمجھ میں آجائے۔ کسی سورہ کو کسی کے سامنے پیش کی جانے کی روایتیں بسا اوقات اُس کے شانِ نزول کے بارے میں اشتباہ پیدا کر دیتی ہیں، مگر شانِ نزول کے بارے میں اکثر روایتوں سے زیادہ قرآنی آیات میں بیان کردہ مضمون اُن کے نزول کے بارے میں زیادہ صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ آنے والی آخری دونوں آیات سابقہ مضمون کا تسلسل ہیں۔

هٰٓاَنۡتُمۡ اُولَآءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَ لَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَ تُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۫ وَ اِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ

یہ تم ہی ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے کوئی محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتابوں کو مانتے ہو۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہوئے ہیں، مگر جب تم سے جدا ہوتے ہیں تو خلوتوں میں غصّے کا یہ عالم ہوتا ہے کہ انگلیاں چبانے لگتے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے غصّہ میں آپ ہی جل مرو؛ بے شک، اللہ دلوں میں پوشیدہ خیالات کو جانتا ہے ○ تمھیں کوئی کامیابی یا بھلائی میسر آتی ہے تو ان کو تکلیف ہوتی ہے، اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ جان لو کہ تم صبر دکھاؤ گے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے کام انجام دو گے تو ان کی چالیں تمھیں کوئی

اِنَّ تَتَّقُوۡا لَا یَضُرُّکُمۡ کَیۡدُہُمۡ شَیۡـًٔا ؕ اللّٰہَ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ۧ	نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔ بلاشبہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ نے اُس کا احاطہ کیا ہوا ہے ○ ۱۲۰

یہ تمھی ہو کہ ان سے اخلاص و محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے کوئی تعلقِ محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم قرآن مجید کے علاوہ اُن کی کتابوں ہی کو نہیں بلکہ تمام آسمانی کتابوں کو مانتے ہو۔ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہوئے ہیں، مگر جب تم سے جدا ہوتے ہیں تو اپنی مجلسوں کی خلوتوں میں تمھارے خلاف اُن کے غصّے کا یہ عالم ہوتا ہے کہ انگلیاں چبانے لگتے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے غصّہ میں آپ ہی جل مرو؛ بے شک، اللہ دلوں میں پوشیدہ خیالات کو جانتا ہے۔ تمھیں کوئی کامیابی یا بھلائی میسر آتی ہے تو ان کو تکلیف ہوتی ہے، اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ جان لو کہ تم دین پر صبر و ثبات دکھاؤ گے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی کے کام انجام دو گے تو ان کی سازشیں اور چالیں تمھیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔ بلاشبہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں اُس کو باطل کرنے کے لیے اللہ نے اُس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ۱۲۰

☆☆☆☆☆